سوال: غزواتِ نبویؐ کا نمایاں مقصد قیامِ امن تھا۔ وضاحت کریں۔

۱۔ تعارف:

"اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

(سورۃ الانبیاء: ۱۰۷)

حضورؐ دنیا کے سب سے بڑے امن کے حامی تھے۔ اسلام کا مقصد دنیا میں امن و آشتی قائم کرنا ہے اور یہی مشن ~~پیغمبر~~ پیغمبر اسلام کا بھی تھا۔ حضورؐ کے غزوات، سرایا اور فوجی مہمات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ دنیا کے سب سے بڑے اور باکمال فوجی جرنیل تھے۔ حضورؐ کی سوجھ بوجھ سب سے زیادہ درست اور فراست و بیدار مغزی سب سے زیادہ گہری تھی۔ آپؐ کے غزوات کی سب سے نمایاں خوبی یہ تھی کہ اس میں کم سے کم جانی نقصان ہوا۔ حضورؐ کے زمانے میں جتنی بھی جنگیں لڑی گئی ان میں کل **259 مسلمان** شہید ہوئے جبکہ **759 کافر لقمۂ اجل** ہوئے۔ حضورؐ کے جنگی اصولوں میں عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے کی ممانعت، عبادت گاہوں کا تحفظ، لوٹ مار کی ممانعت، ذمی اور سفیر کو قتل کرنے کی ممانعت شامل ہیں۔ **"تعارفِ اسلام"** میں ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں: **"اللہ نے حضورؐ کو پیغمبرِ امن بنا کر بھیجا۔"**

۲۔ حضورؐ کی جنگی حکمتِ عملی اور قیامِ امن:

آپؐ کی جنگی حکمتِ عملی سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپؐ نے فوجی طاقت و قوت کی قلت کے باوجود دشمن کی کثیر تعداد پر غلبہ حاصل کیا۔ حضورؐ دشمن کی ہر حرکت اور سرگرمی

پر نظر رکھتے تھے۔ جہاں تک جنگ کا تعلق ہے آپؐ آغاز میں مدافعانہ کارروائی کرتے تھے۔ جونہی دشمن کے حملے کی شدت کم ہوتی حضورؐ اپنی فوج کو جوابی حملے کا حکم دے دیتے

"نپولین" لکھتا ہے:

"محمدؐ ایک پرخطر سپاہی تھے جنہوں نے اپنے لشکر سے تین گناہ بڑے لشکر کو شکست دی۔"

مندرجہ ذیل میں حضورؐ کے جنگی اصولوں کو بیان کیا جاتا ہے جن کی بدولت امن کا قیام یقینی ہوا۔

۱۔ جنگ کے خاتمے اور امن کے قیام کی تعلیم:

حضورؐ نے ہمیشہ قیام امن کو فروغ دیا۔ سپہ سالارِ اعظمؐ نے یہ تعلیم دی کہ اگر دشمن صلح کرنا چاہے تو صلح کر لینی چاہیئے۔ ارشادِ ربانی ہے

ترجمہ: "اگر وہ صلح کی طرف راغب ہوں تو آپ بھی ان سے صلح کر لیں۔" (القرآن)

چنانچہ جب کبھی دشمن نے صلح کی خواہش کی تو آپؐ بھی آمادہ ہو گئے۔ اس بارے میں "صلح حدیبیہ" آپؐ کی حکمت کا شاہکار ہے۔ اس معاہدے کے تحت حضورؐ نے دشمن کی سخت شرائط مان کر جانی نقصان ہونے سے بچایا۔

ii- بچوں اور خواتین کے قتل کی ممانعت:

حضورؐ نے جنگ کے دوران عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے سے منع کیا۔ چونکہ یہ لوگ بظاہر جنگ میں شمولیت اختیار نہیں کرتے۔ ایک مرتبہ **حضورؐ نے میدان جنگ میں ایک عورت کی لاش پڑی دیکھی تو ناراض ہو کر فرمایا: "یہ تو لڑنے والوں میں سے نہ تھی"** پھر سپہ سالار خالد بن ولیدؓ کو کہا **"عورت اور مزدور کو ہرگز قتل نہ کرو۔"**

iii- نئی جنگی حکمت عملی کو فروغ دینا:

حضورؐ نے **غزوہ طائف** میں منجنیق استعمال کی۔ یہ غزوہ حضورؐ کے زیر کمان **بارہ ہزار** فوج کے ساتھ ہوئی۔ ایک مہینے بعد دشمن خود بخود دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

iv- فوجوں کی صف بندی:

زمانہ جاہلیت کی جنگوں میں عمومی طور پر جنگ میں صف بندی نہیں کی جاتی تھی۔ حضورؐ نے فوج کے اندر صف بندی کا طریقہ متعارف کروایا۔ **غزوہ بدر** میں نبیؐ نے اپنے صحابہ کی صف بندی کا خاکہ رات ہی میں تیار کر لیا تھا۔ میدان کی صورتحال اور افرادی قوت کی کمی کے باوجود آپؐ نے بے مثال صف بندی کی جس سے کافی حد تک جانی نقصان سے گریز ہوا۔

v - مسلمان کمانڈروں کی جماعت کی تیاری:

حضور ﷺ نے محاذ آرائی کے عملی نمونوں کے ذریعے مسلمان کمانڈروں کی ایک زبردست جماعت تیار کرائی۔ جنہوں نے آپ ﷺ کے بعد **عراق و شام** کے میدانوں میں فارس و روم سے بڑی افواج جنگی پلاننگ اور حکمت عملی سے ان کے بڑے بڑے کمانڈروں کو شکست دے کر ان کے مکانات و باغات پر امن قائم کر کے ان انہیں نکال باہر کیا۔

vi - جنگی قیدیوں سے حسن سلوک:

اسیروں کو قتل کرنا انتقام میں شامل تھا۔ لیکن حضور ﷺ نے جنگی قیدیوں کو قتل کرنے سے منع کیا۔ **فتح مکہ** کے موقعہ پر جب حضور ﷺ شہر میں داخل ہوئے تو فرمایا:

"کسی زخمی پر حملہ نہ کرو، کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرو اور کسی قیدی کو قتل نہ کرو۔"

vii - شہدا کی قربانیوں کا اعتراف:

فتح مکہ کے بعد مدینہ کی طرف آتے ہوئے حضور ﷺ نے ایک خطبہ دیا جس میں **غزوہ احد** کے شہدا کی قربانیوں کو اجاگر کیا گیا اور عام معافی کا اعلان کیا گیا۔

پروفیسر لارڈ اویلتیا ویگلیری کے بقول:

"آپ ﷺ نے جنگ جیسی حیاتِ انسانی کی ضرورت کو عملاً کم کیا کمانہ

بنا دیا۔"

viii۔ قتلِ اسیر کی ممانعت:

آپؐ نے سفرا اور قیدیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ مسیلمہ کذاب کا قاصد جب اس کا گستاخانہ پیغام لے کر حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

"اگر قاصدوں کا قتل ممنوع نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔"

ix۔ بد عہدی کی ممانعت:

بد عہدی سے معاشرہ کا امن برباد ہوتا ہے اس لیے اس کو بدترین جرم قرار دیا گیا ہے۔ حضورؐ تمام غزوات میں معاہدہ کی پابندی کرتے اور اپنے قول و عہد پر قائم رہتے۔ رسولؐ نے فرمایا:

"جو کوئی معاہدہ کا قتل کرے اسے کو جنت کی خوشبو تک نصیب نہ ہوگی۔"

3۔ حاصلِ بحث:

تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ حضورؐ کے زمانہ میں جتنی جنگیں ہوئیں ان میں مسلمان کافروں کی نسبت

کم شہید ہوئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان بے سروسامان ہونے کے باوجود محض حضورؐ جیسے جرنیل اور عظیم سپہ سالار کی قیادت کی وجہ سے محفوظ رہے۔ مزید یہ کہ حضورؐ نے تمام جنگوں میں مصالحتی راہ کو جنگ و جدل پر فوقیت دی۔ صلح حدیبیہ، میثاقِ مدینہ اور فتح مکہ کی امن پسند جنگ اس کی واضح مثال ہیں۔

بقول اقبال

ع ازل اس کے پیچھے، ابد سامنے
نہ حد اس کے پیچھے، نہ حد سامنے